اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امام اہلسنت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مع تخریج و تسہیل

مسمّٰی بنامِ تاریخی الملفوظ ۱۳۳۸ھ

معروف بہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

مکمل 4 حصے

مؤلف: شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدارِ اہلسنت مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا

محمد مصطفےٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

مکتبۃ المدینہ

(دعوتِ اسلامی)

SC 1286

المدینۃ العلمیۃ

(دعوتِ اسلامی)

اعلیٰ حضرت مُجَدِّدِ دین وملّت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

اَلْمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلف:

شہزادۂ اعلیحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علّامہ مولانا محمد مُصطَفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلِس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

سِن طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ء، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت

ناشر: **مکتبۃ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net
Ph:4921389-90-91 Ext:1268

تَوَکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد عَلَی الْاَسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

نے اُس طرف مارا اُس نے اِس طرف منہ پھیر لیا۔ فرمایا: ''ہم نے نہیں کہا تھا کہ ہمارے مہمانوں کو نہ ستانا، جا چلا جا!'' شیر اٹھ کر چلا گیا۔ پھر ان صاحبوں سے فرمایا: ''تم نے زبانیں سیدھی کی ہیں اور ہم نے قلب سیدھا کیا۔'' یہ اُن کے خطرے کا جواب تھا۔ (الرسالة القشيرية ،باب كرامات الاولياء،ص ٣٨٧ ملخصًا)

مندر میں نماز پڑھنا کیسا؟

عرض: مندر میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ارشاد: اگر وہ کفار کے قبضہ میں ہے تو مکروہ و ممنوع ہے کہ وہ ماوائے شیاطین (یعنی شیطانوں کا ٹھکانا) ہے اور اول تو مندروں میں جانا ہی کب جائز ہے! (ردالمحتار، كتاب الصلوة، باب تكره الصلوة ...... الخ، ج٢،ص ٥٣)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا یقینِ کامل

ایک روز بعد نماز ظہر باہر تشریف فرما ہوئے۔ عالی جناب، فواضلِ اکتساب مولوی چودھری عبد الحمید خاں صاحب رئیس سہاور مصنف ''کنز الاخرۃ'' بھی حاضر تھے۔ ان سے ارشاد فرمایا کہ اِس بار مجھے ۳۴ دن کامل بخار رہا۔ کسی وقت کم نہ ہوا۔ انہوں نے عرض کیا: جاڑا (یعنی سردی کا بخار) بھی آتا تھا؟ اِس پر ارشاد ہوا: ''جاڑا، طاعون اور وبائی اَمراض جس قدر ہیں اور نابینائی و یک چشمی، برص، جُذام وغیرہ وغیرہ کا مجھ سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وعدہ ہے کہ یہ امراض تجھے نہ ہوں گے جس پر میرا ایمان ہے۔''

''بخار اور دردِ سر'' مبارک امراض ہیں

﴿پھر فرمایا﴾ اس میں بھی خوف ہے کہ کوئی مرض نہ ہو۔ بِفَضْلِهٖ تَعَالٰی بخار و دردِ سر و دردِ کمر تو اکثر رہتا ہے۔ ایک مرتبہ کمر میں بہت شدت سے درد ہوا اور اس کا اثر اَعصاب پر پڑا کہ ہاتھ سیدھا نہ ہوتا تھا۔[1]

﴿پھر فرمایا﴾ ''بخار و دردِ سر تو مبارک امراض ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو ہوا کرتے۔''

---

[1] : اللہ اکبر! کام اِس حالتِ علالت میں بھی نہ چھوٹتا۔ اِسی مرتبہ کا واقعہ ہے کہ دوات سینۂ اقدس پر رکھوالی اور لیٹے لیٹے ہی تحریر فرمایا۔ ۱۲ مؤلف غفرلہٗ

درد سر ہونے کے شکر میں رات بھر نوافل پڑھنا

ایک صاحب حضرات اولیاء کرام میں سے تھے۔ اُن کو دردِ سر لاحق ہوا (تو) تمام رات نوافل میں گزار دی اِس شکریہ میں کہ مجھے وہ مرض دیا جو حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا مرض ہے اور یہاں یہ حالت ہے کہ جب کبھی دردِ سر ہوا تو یہی کوشش کی جاتی ہے کہ اوّل وقت نمازِ عشاء سے فارغ ہو جائیں۔

لَقْوَہ کا رُوحانی علاج

ایک صاحب کے رُخسارہ (یعنی رُخسار کے بالائی حصہ) پر لقوہ[1] کا اثر ہو گیا تھا انہوں نے حاضر ہو کر حضورِ والا (یعنی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے دعائے خیر چاہی ارشاد فرمایا: ''لوہے کے پَتَّر پر ''سورہ زِلْزال'' شریف کَندہ کرا لیجئے اور اسے دیکھتے رہا کیجئے۔''

بچے کی ''تقریبِ بسم اللّٰہ'' کب ہو؟

عرض: حضور! ''تقریبِ بسم اللّٰہ'' کی کوئی عمر شرعاً مقرر ہے؟

ارشاد: شرعاً کچھ مقرر نہیں۔ ہاں مشائخ کرام کے یہاں چار برس چار مہینے چار دن مقرر ہیں۔

خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی تقریبِ بسم اللّٰہ

حضرت خواجہ قطبُ الحق والدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی، ''تقریبِ بسم اللّٰہ'' مقرر ہوئی۔ لوگ بلائے گئے، حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما ہوئے۔ بسم اللہ پڑھانا چاہی مگر اِلہام ہوا کہ ٹھہرو! حمید الدین ناگوری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ ادھر ناگور میں قاضی حمید الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جا میرے ایک بندے کو بسم اللّٰہ پڑھا! قاضی صاحب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: صاحب زادے پڑھئے! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ آپ نے پڑھا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حفظ سنا دیئے۔ حضرت قاضی صاحب اور خواجہ صاحب نے فرمایا: صاحبزادے آگے پڑھئے! فرمایا: ''میں نے اپنی ماں کے شِکَم (یعنی پیٹ) میں اِتنے ہی سنے تھے اور اِسی قدر اُن کو یاد تھے وہ مجھے بھی یاد ہو گئے۔'' (ماخوذ از سبع سنابل، ساتواں سنبلہ، ص ۲۲۷، ۲۲۸)

[1]: وہ بیماری جس میں منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔